کیا نبی کریم ﷺ کے فضلات کو زمین نگل جاتی تھی؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

اس پر کوئی صحیح دلیل معلوم نہیں کہ نبی کریم ﷺ کے فضلات کو زمین نگل جاتی تھی۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے:

''جب نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے بیت الخلا جاتے، تو بعد میں میں بھی داخل ہوتی، مگر وہاں (بول و براز میں سے) کچھ نظر نہ آتا، البتہ میں وہاں خوشبو محسوس کرتے۔ یہ بات میں نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کی، تو فرمایا: ''عائشہ! آپ جانتی نہیں! ہمارے (انبیائے کرام کے) اجسام جنتی روحوں پر پروان چڑھتے ہیں، ان اجسام سے جو بھی نکلتا ہے، زمین اسے نگل جاتی ہے۔''

(دلائل النّبوة للبيهقي : 70/6)

روایت جھوٹی ہے۔ حسین بن علوان ''کذاب'' ہے۔

❁ حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ''موضوع'' (من گھڑت) قرار دیا ہے۔

اس حدیث کی اور بھی سندیں ہیں؛

❁ طبقات ابن سعد (۱/۱۳۵)، دلائل النبوہ لابی نعیم (۳۶۴) اور معجم اوسط طبرانی (۸۳۵ء) والی سند بھی جھوٹی ہے۔

① عنبسہ بن عبد الرحمٰن قرشی متروک و کذاب ہے۔

② محمد بن زاذان مدنی متروک ہے۔

❁ الخصائص الکبری للسیوطی (۱/۱۲۱) میں مذکور امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ والی سند

بھی جھوٹی ہے۔

① عبدالکریم الخزاز غیر ثقہ اور غیر معتبر ہے۔

② ابوعبداللہ مدینی کا مجہول ہے۔

(الاستيعاب لابن عبد البر: 4080)

✿ نیز حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(الاستيعاب لابن عبد البر: 4080)

❀ مستدرک حاکم (۶۹۵۰) والی سند بھی سخت ضعیف ہے۔

① منہال بن عبید اللہ کے حالات زندگی نہیں ملے۔

② اس کا استاذ مبہم و نامعلوم ہے۔

❀ العلل المتناہیہ لابن الجوزی (۱۸۲/۱) میں الافراد للدارقطنی سے منقول روایت بھی سخت ضعیف ہے۔محمد بن حسان اموی کی توثیق نہیں مل سکی۔

✿ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ضعیف و غیر ثابت قرار دیا ہے۔

❀ اس معنی کی روایت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہے۔

(إمتاع الأسماع للمقريزي: 302/5)

یہ سند جھوٹی ہے۔

① محمد بن سائب کلبی متروک کذاب ہے۔

② ابو صالح باذام ضعیف و مختلط ہے۔

③ ابو صالح کا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع ثابت نہیں۔

❀ اسی معنی کی روایت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

(تاريخ جرجان: 1106، رواة مالك للخطيب، [الزيادات على الموضوعات للسّيوطي: 250])

سند سخت ضعیف ہے۔

① عبد اللہ بن لیث استرابازی کی توثیق نہیں ملی۔

② اسحاق بن صلت غیر معتبر راوی ہے، اس کی توثیق بھی ثابت نہیں۔

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس (اسحاق بن صلت) نے امام مالک رحمہ اللہ سے منسوب سخت منکر روایت بیان کی ہے۔ یہاں تک سند ''مظلم'' (اندھیری) ہے۔''

(میزان الاعتدال: 192/1)

کیا کسی صحابی نے نبی کریم ﷺ کا پیشاب پیا؟

سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات نبیِ اکرم ﷺ مٹی کے برتن کے پاس اُٹھ کر تشریف لائے اور اس میں پیشاب کیا۔ اسی رات میں اُٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی۔ میں نے جو اس میں تھا، پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''خبردار! بے شک آپ آج کے بعد کبھی اپنے پیٹ میں بیماری نہ پاؤ گی۔''

(المُستدرك للحاكم : 63/4، حِلية الأولياء لأبي نُعيم : 67/2، دلائل النّبوة لأبي نُعيم : 380/2، المُعجم الكبير للطّبراني : 89/25، التّلخيص الحَبير لابن حَجَر :31/1، البِداية والنّهاية لابن كثير :326/5، الإصابة لابن حَجَر :433/4)

سند سخت ''ضعیف ومضطرب'' ہے۔ عبد الملک بن حسین ابو مالک نخعی ''متروک'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجَر :8337)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَبُو مَالِكٍ ضَعِيفٌ، وَالْاِضْطِرَابُ فِيهِ مِنْ جِهَتِهِ .

''ابو مالک ضعیف ہے اور اس حدیث میں اضطراب اسی کی طرف سے ہے۔''

(عِلَل الدّارقطني : 4106)

تنبیہ:

ابو یعلی کی سند میں ابو مالک نخعی کا واسطہ گر گیا ہے۔ اس پر قرینہ یہ ہے؛

۱۔ ابو مالک نخعی کے اساتذہ میں یعلی بن عطاء اور یعلی بن عطاء کے شاگردوں میں ابو مالک نخعی موجود ہے۔

۲۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کی بنیاد ابو مالک نخعی کو بنایا ہے۔

(عِلَل الدّارقطني : 4106)

۳۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی ابن سکن رحمہ اللہ کی سند میں ابو مالک نخعی کا واسطہ ذکر کیا ہے۔

(الإصابة في تمييز الصّحابة : 433/4، إمتاع)

۴۔ حافظ سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''ابو یعلی، حاکم، دارقطنی اور ابو نعیم نے اسے ام ایمن رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے۔''

(الخصائص الكبرى للبيهقي : ۲۵۲/۲)

حافظ سیوطی یہ باور کرا رہے ہیں کہ یہ سند ایک ہی ہے، جس کا دار و مدار ابو مالک نخعی پر ہے جو کہ متروک ہے، نیز الولید بن عبد الرحمٰن کا ام ایمن رضی اللہ عنہا سے سماع بھی درکار ہے۔

ابو یعلی کے علاوہ باقی سب میں نبیح عنزی اور ام ایمن رضی اللہ عنہا کے درمیان انقطاع ہے۔

(التلخيص الحبير لابن حجر :171/1)

❁ ایک روایت میں ہے:

''......اس کے بعد خاتون مرض الموت تک کبھی بیمار نہیں ہوئی۔''

(التلخيص الحبير لابن حجر :32/1)

اس کی سند ''منقطع'' اور ''مدلّس'' ہے۔ اس میں امام عبد الرزاق اور امام ابنِ جریج دونوں ''مدلِّس'' ہیں اور مخبر نامعلوم و مجہول ہے۔

تنبیہ :

❁ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کی، تو میں نے سوچا:

لَعَلَّ اللّٰهُ يُطْلِعُنِي عَلٰى مَا خَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ فَآكُلَهُ فَرَأَيْتُ الْأَرْضَ بَيْضَاءَ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا كُنْتَ تَوَضَّأْتَ؟ قَالَ : بَلٰى وَلٰكِنَّا مَعْشَرُ النَّبِيِّينَ أُمِرَتِ الْأَرْضُ أَنْ تُوَارِيَ مَا خَرَجَ مِنَّا مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ .

''ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلہ سے آگاہ کر دے اور میں اسے کھا لوں، مگر میں نے دیکھا، تو زمین صاف ستھری تھی، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے قضائے حاجت نہیں کی؟ فرمایا: جی ہاں، قضائے حاجت کی ہے، مگر زمین کو حکم ہے کہ وہ ہم انبیا کے بول و براز کو چھپا لے۔''

(تاريخ جرجان : 1106 ، رواة مالك للخطيب، [الزيادات على الموضوعات للسّيوطي : 250])

سند سخت ضعیف ہے۔

① عبد اللہ بن لیث استرابازی کی توثیق نہیں ملی۔

② اسحاق بن صلت غیر معتبر راوی ہے، اس کی توثیق بھی ثابت نہیں۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس (اسحاق بن صلت) نے امام مالک رحمہ اللہ سے منسوب سخت منکر روایت بیان کی ہے۔ یہاں تک سند ''مظلم'' (اندھیری) ہے۔''

(میزان الاعتدال :192/1)

فائدہ :

❁ امیمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''نبی اکرم ﷺ کے پاس لکڑی کا ایک پیالا تھا، جس میں آپ پیشاب کرتے تھے، پھر اسے چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ ایک ''برکہ'' نامی عورت آئی۔ وہ سیدنا امِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حبشہ سے آئی تھی۔ اس نے وہ پیالا نوش کر لیا۔ سیدنا زینب رضی اللہ عنہا نے اس سے پوچھا، تو اس نے کہا: میں نے اسے پی لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے آگ سے بچاؤ حاصل کر لیا ہے، یا فرمایا: ڈھال بنا لی ہے یا اس طرح کی کوئی بات کہی۔''

(الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم : 3342، وسندهٗ حسنٌ ، الاستيعاب في معرفة الأصحاب لابن عبد البر : 251/4، وسندهٗ حسنٌ، المعجم الكبير للطّبراني : 189/24، السّنن الكبرى للبيهقي :67/7، وسندهٗ صحيحٌ)

غالبًا یہ کام اس لونڈی سے غلطی سے سرزد ہو گیا تھا اور غلطی سے ایک ناپسندیدہ کام کرنے پر جو کراہت اور تکلیف بعد میں اسے ہوئی اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے جہنم سے آزادی مل گئی، کیونکہ مؤمن کی کوئی مشقت و تکلیف نیکی سے خالی نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم بالصواب!

تنبیہ :

❁ حافظ سہیلی رحمہ اللہ (۵۸۱ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ دَمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِفُ دَمَ غَيْرِهٖ فِي التَّحْرِيمِ وَكَذَاكَ بَوْلُهٗ .

''نبی کریم ﷺ کا خون دوسروں کے خون کی طرح حرام نہیں، اسی حکم آپ ﷺ کے پیشاب کا ہے۔''

(الرّوض الأنف :471/5)

۞ علامہ حسین بن محمد الدیار بکری (٩٦٦ھ) لکھتے ہیں :

طَهَارَةُ دَمِهٖ وَبَوْلِهٖ وَغَائِطِهٖ وَيُسْتَشْفٰى بِهَا .

”نبی ﷺ کا خون اور بول و براز پاک ہیں اور ان سے شفا حاصل کی جاتی تھی۔“

(تاریخ الخَمِیس :218/1)

یہ بات مبنی بر خطا ہے، نیز اس میں مبالغہ بھی ہے۔ اس پر کوئی صحیح دلیل معلوم نہیں، اسلاف اُمت میں سے کسی نے یہ بات نہیں کی، حالانکہ وہ نبی کریم ﷺ کی سیرت کو سب سے بہتر جاننے والے تھے، نیز کسی صحابی سے ثابت نہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کا خون یا بول و براز حصولِ شفا یا برکت کے لیے کھایا یا پیا ہو۔

کیا کسی صحابی نے نبی کریم ﷺ کا خون پیا؟

کسی صحابی سے رسول اللہ ﷺ کا خون پینا باسندِ صحیح ثابت نہیں۔ اس پر پیش کیے جانے والے دلائل پر مختصر اور جامع تبصرہ پیش خدمت ہے:

دلیل نمبر ① :

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ احد کے دن نبیٔ اکرم ﷺ کی پیشانی مبارک پر زخم آ گیا۔ آپ ﷺ کے پاس سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے والد مالک بن سنان رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے نبیٔ کریم ﷺ کے چہرۂ مبارک سے خون صاف کیا اور پھر اس خون کو نگل لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰی مَنْ خَالَطَ دَمِي فَلْيَنْظُرْ إِلٰی مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ.

''جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ اس شخص کو دیکھے، جس کے خون کے ساتھ میرا خون مل چکا ہے تو وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔''

(الآحاد والمَثاني لابن أبي عاصم : 2097، المُعجم الكبير للطّبراني : 34/6، المُستدرك للحاكم :563/3)

روایت ''ضعیف'' ہے۔

① موسیٰ بن محمد بن علی حجبی ''مجہول'' ہے۔

② ام سعید بنت مسعود بن حمزہ بن ابی سعید کی توثیق نہیں۔

③ ام عبد الرحمٰن بنت ابی سعید کی توثیق و حالات نہیں ملے۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

إِسْنَادُهُ مُظْلَمٌ.

''اس کی سند اندھیری ہے۔''

(تلخيص المُستدرك: 564/3)

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ مَجَاهِيلُ لَا أَعْرِفُهُمْ بَعْدَ الْكَشْفِ عَنْهُمْ.

''اس میں مجہول راوی ہیں، تحقیق کے باوجود میں انہیں نہیں پہچان سکا۔''

(البدر المُنير: 481/1)

دلیل نمبر ②:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد مالک بن سنان رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم مبارک کو چاٹنے اور چوسنے لگے، جس سے زخم کی جگہ چمکنے لگی۔ ان سے کہا گیا کہ کیا تم خون پی رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون پی رہا ہوں۔ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَالَطَ دَمِي بِدَمِهِ، لَا تَمَسُّهُ النَّارُ.

''اس کے خون کے ساتھ میرا خون مل گیا ہے۔ اس کو آگ کبھی نہیں چھوئے گی۔''

(المُعجم الأوسط للطّبراني: 47/9، ح: 9098)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① مسعدۃ بن سعد عطار ابوالقاسم مکی کی معتبر توثیق نہیں مل سکی۔

② مصعب بن الاسقع ''مجہول الحال'' ہے، اسے صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے

''الثقات : ۹/۱۷۴'' میں ذکر کیا ہے۔

③ عباس بن ابی شملہ کو امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات (۸/۵۱۳)'' میں ذکر کیا ہے۔ امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 228/7)

لہٰذا ''ضعیف'' ہے۔

❀ سنن سعید بن منصور (۲۵۷۳) والی سند بھی ضعیف و منقطع ہے۔

① عمر بن السائب مجہول الحال ہے، اسے صرف ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات : ۷/۱۷۵) میں ذکر کیا ہے۔

② اس واقعہ کی خبر عمر بن السائب کو کس نے دی؟ معلوم نہیں۔ لہٰذا یہ سند ''منقطع''، بلکہ ''معضل'' ہے۔

دلیل نمبر ③ :

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی۔ مجھے حکم دیا کہ میں اس خون کو ایسی جگہ چھپا دوں جہاں سے درندے، کتے (وغیرہ) یا کوئی انسان نہ پا سکے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور چلا گیا اور دُور جا کر اس خون کو پی لیا۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا : آپ نے خون کا کیا کیا؟ میں نے عرض کی : میں نے ویسے ہی کیا ہے، جیسے آپ نے حکم دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میرے خیال میں آپ نے اسے پی لیا ہے۔ میں نے عرض کیا : جی ہاں! فرمایا : اب آپ سے میرا کوئی امتی بغض و کینہ سے نہیں ملے گا۔

(الآحاد والمَثاني لابن أبي عاصم : 578، مسند أبي يعلى [المَطالب لابن حجَر :

3821]، مُسند البزّار : 2210، المُستدرك للحاكم : 6343، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 67/7)

سند ''ضعیف'' ہے۔ ہنید بن قاسم بن عبد الرحمٰن کو صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات'' (۵/ ۵۱۵) میں ذکر کیا ہے، لہٰذا یہ مجہول الحال ہے۔

۞ حافظ ابن دقیق العید رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

لَيْسَ فِي إِسْنَادِ الْبَزَّارِ مَنْ يُحْتَاجُ إِلَى الْكَشْفِ عَنْ حَالِهِ إِلَّا هُنَيْدُ .

''مسند بزار کی سند میں صرف ہنید کے حالات ہی محتاج تحقیق ہیں۔''

(الإمام في مَعرِفة أحاديث الأحكام : 385/3)

۞ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے ''مجہول'' کہا ہے۔

(مَجمع الزّوائد :28/1)

۞ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هَنِيدٌ لَا يُعْلَمُ لَهٗ حَالٌ .

''ہنید کی حالت معلوم نہیں۔''

(البدر المُنير :476/1)

۞ ایک روایت میں ہے :

لَعَلَّكَ شَرِبْتَهٗ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : وَلِمَ شَرِبْتَ الدَّمَ؟ وَيْلٌ لِلنَّاسِ مِنْكَ، وَوَيْلٌ لَكَ مِنَ النَّاسِ .

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید آپ نے پی لیا ہے۔صحابی نے عرض کیا: جی ہاں ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ نے خون کیوں پیا ؟ نیز فرمایا: لوگ آپ سے محفوظ ہو گئے اور آپ لوگوں سے محفوظ رہیں گے۔''

اس کی سند میں بھی ہنید بن قاسم ''مجہول'' ہے۔

❁ ایک روایت میں ہے:

لَا تَمَسَّكَ النَّارُ إِلَّا قَسْمَ الْيَمِينِ .

''آپ کو آگ صرف قسم پوری کرنے کے لیے چھوئے گی۔''

(حِلية الأولياء لأبي نُعيم :330/1، جُزء ابن الغِطريف : 65، تاريخ ابن عَساكر : 233/20، 162/28، الإصابة لابن حجَر : 93/4)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① سعد بن زیاد ابو عاصم مولیٰ سلیمان بن علی ضعیف ہے۔

❁ امام ابو حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُكْتَبُ حَدِيثُهُ، وَلَيْسَ بِالْمَتِينِ .

''اس کی حدیث لکھی جائے گی، یہ مضبوط راوی نہیں ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 83/4)

❁ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِالْمَتِينِ عِنْدَهُمْ .

''محدثین کے نزدیک مضبوط راوی نہ تھا۔''

(الاستغناء : 827/2)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات : ۳۷۸/۶'' میں ذکر کیا ہے۔

② کیسان مولیٰ عبداللہ بن الزبیر کے حالات نہیں ملے۔

❁ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے:

لَا تَمَسَّكَ النَّارُ، وَمَسَحَ عَلٰى رَأْسِهٖ .

’’نبیٔ اکرم ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ آپ کو آگ ہرگز نہ چھوئے گی۔

(سنن الدّارقطني :228/1)

سند سخت ’’ضعیف‘‘ ہے۔

① محمد بن حمید رازی ’’ضعیف وکذاب‘‘ ہے۔

② علی بن مجاہد ’’ضعیف ومتروک‘‘ ہے۔

✿ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے کذاب قرار دیا ہے۔

(المُغني في الضّعفاء :905/2)

✿ حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

مَتْرُوكٌ، وَلَيْسَ فِي شُيُوخِ أَحْمَدَ أَضْعَفُ مِنْهُ .

’’یہ متروک ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کے اساتذہ میں اس سے بڑھ کر ضعیف کوئی نہیں۔‘‘

(تقریب التّهذیب :4790)

امام یحیٰ بن ضُریس رحمہ اللہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

(الجرح والتّعدیل لابن أبي حاتم :205/6، وسندہٗ حسنٌ)

ابوغسان محمد بن عمرو رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تَرَكْتُهٗ .

’’میں نے اسے چھوڑ دیا۔‘‘

(الضّعفاء للعُقیلي :252/3، وسندہٗ صحیحٌ)

جریر بن عبد الحمید رحمہ اللہ (سنن ترمذی : ۵۹) کے قول کی سند میں محمد بن حمید رازی ''ضعیف وکذاب'' ہے، لہٰذا یہ قول ثابت نہیں۔

③ رباح نوبی کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَيَّنَهٗ بَعْضُهُمْ، وَلَا يُدْرٰى مَنْ هُوَ.

''اسے بعض محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے، معلوم نہیں یہ کون ہے؟''

(میزان الاعتدال : 38/2)

۞ اس روایت کو علامہ عبد الحق اشبیلی رحمہ اللہ نے ''غیر ثابت'' قرار دیا ہے۔

(الأحکام الوسطی :232/1)

دلیل نمبر ④ :

سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور مجھے حکم دیا کہ یہ خون لے جاؤ اور اسے ایسی جگہ دفن کر دو جہاں پرندے، چوپائے اور انسان نہ پہنچ سکیں۔ کہتے ہیں کہ میں ایک جگہ چھپ گیا اور اسے پی لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پوچھا یا آپ کو بتایا گیا کہ میں نے اسے پی لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

(التّاریخ الکبیر للبخاري : 209/4، السّنن الکبریٰ للبیهقي : 67/7، المُعجم الکبیر للطّبراني :81/7، ح : 6434، التّاریخ الکبیر لابن أبي خیثمة : 3088)

سند ''ضعیف'' ہے۔

۞ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهٖ نَظَرٌ.

''اس کی سند محل نظر ہے۔''

✿ نیز فرماتے ہیں:

إِسْنَادُهٗ مَجْهُولٌ.

''اس کی سند مجہول ہے۔''

(التّاریخ الکبیر :160/6)

بریہ بن عمر بن سفینہ جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

✿ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُتَابَعُ عَلٰى حَدِيثِهٖ.

''اس کی حدیث پر متابعت نہیں کی گئی۔''

(الضّعفاء الکبیر :167/1)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کو ''لین'' کہا ہے۔

(الکاشِف :99/1)

امام ابنِ حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُخَالِفُ الثِّقَاتَ فِي الرِّوَايَاتِ، فَلَا يَحِلُّ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهٖ بِحَالٍ.

''یہ روایات میں ثقہ راویوں کی مخالفت کرتا ہے۔کسی حال میں بھی اس کی روایت سے حجت لینا جائز نہیں۔''

(کتاب المَجروحین :111/1)

دلیل نمبر ⑤ :

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک قریشی لڑکے نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگائی۔ جب وہ اس سے فارغ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون لے کر دیوار کے پیچھے چلا

گیا۔ پھر اس نے اپنے دائیں بائیں دیکھا۔ جب اسے کوئی نظر نہ آیا تو اس نے وہ خون پی لیا۔ جب واپس لوٹا تو نبیٔ اکرم ﷺ نے اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر پوچھا: اللہ کے بندے! آپ نے اس خون کا کیا کیا؟ اس نے عرض کیا: میں نے دیوار کے پیچھے اسے چھپا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہاں چھپایا ہے؟ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے زمین پر آپ کا خون گرانا مناسب نہیں سمجھا، تو وہ میرے پیٹ میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جائیے، آپ نے خود کو جہنم سے بچا لیا۔

(كتاب المَجروحين لابن حبّان: 59/3، التّلخيص الحَبير لابن حجَر: 111/1)

جھوٹ ہے۔

❁ امام ابنِ حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس کے راوی نافع سلمی ابو ہرمز بصری نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کی طرف منسوب ایک جھوٹا نسخہ روایت کیا تھا۔''

یہ حدیث بھی اسی نسخے میں سے ہے۔

❁ نافع سلمی کے بارے میں امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِثِقَةٍ، كَذَّابٌ.

''یہ ثقہ نہیں۔ پرلے درجے کا جھوٹا ہے۔''

(الكامِل لابن عدي: 49/7، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ''غیر ثابت'' قرار دیا ہے۔

(العِلَل المُتناهِية: 181/1)

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ نے اس روایت کو ''سخت ضعیف'' کہا ہے۔

(البدر المُنير: 474/1)

دلیل نمبر ⑥ :

سالم ابو ہند حجام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگائی اور اس سے بہنے والا خون پی لیا اور عرض کی : اللہ کے رسول! میں نے یہ خون پی لیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

وَيْحَكَ يَا سَالِمُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الدَّمَ حَرَامٌ ، لَا تَعُدْ .

’’سالم! آپ کی خیر ہو، کیا آپ کو علم نہیں کہ خون حرام ہے؟ آئندہ ایسا مت کیجئے گا۔‘‘

(مَعرِفة الصّحابة لابن منده، ص 717، مَعرِفة الصّحابة لأبي نُعيم : 3044)

سند سخت ’’ضعیف‘‘ ہے۔

① محمد بن مغیرہ سکری کی توثیق نہیں ملی۔

② موسیٰ بن عبد الرحمٰن صباغ کی توثیق ثابت نہیں۔

③ ابو الجحاف داؤد بن ابی عوف کا سالم رضی اللہ عنہ سے سماع و لقاء ثابت نہیں۔ حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ نے اسے طبقہ سادسہ (چھٹے طبقہ) میں ذکر کیا ہے۔ اس طبقہ کے راوی کا کسی صحابی سے ملنا ممکن نہیں ۔

دلیل نمبر ⑦ :

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون پیا۔

یہ بے سند قول ہے۔

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

لَا أَعْلَمُ مَنْ خَرَّجَهُ بَعْدَ الْبَحْثِ عَنْهُ .

’’باوجود بسیار کوشش کے، معلوم نہیں ہو سکا کہ اس روایت کو کس نے نقل کیا ہے۔‘‘

(البدر المُنير :479/1)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

لَمْ أَجِدْهُ .

''یہ روایت مجھے (کسی کتاب میں) نہیں ملی۔''

(التَّلخيص الحَبير :170/1)

الحاصل :

کسی صحابی سے نبیٔ اکرم ﷺ کا خون پینا ثابت نہیں ۔

فائدہ :

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ کی زوجہ سیدہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے غسل کا بچا ہوا پانی پیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذْهَبِي، فَقَدْ حَرَّمَكِ اللّٰهُ بِذٰلِكَ عَلَى النَّارِ .

''جائیے، اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی وجہ سے آپ کو جہنم پر حرام کر دیا ہے۔''

(المُعجم الأوسط للطّبراني :9221)

روایت سخت ضعیف ہے۔

① محمد بن عبید اللہ بن رافع ضعیف ہے۔

② معمر بن محمد بن عبید اللہ ''ضعیف ومنکر الحدیث'' ہے۔

③ نصر بن علی بن عبد الملک سنجاری ''مجہول الحال'' ہے۔